شریعت کو معطل کرنے کے مترادف ہے جس کی اجازت کسی انسان کو حاصل نہیں۔ تاہم قیام خلافت کے لیے جدوجہد کرنا ایک مستقل دینی فریضہ ہے، جس سے انحراف بے دینی ہے۔

۹۔ سود نہ صرف حرام بلکہ اس کو جائز قرار دینے والا دائرہ اسلام سے خارج، دشمن انسانیت اور محارب خدا اور رسول ہے۔ اس کے خلاف جدوجہد تنظیم فکر ولی اللّٰہی کا ایک اہم ترین مقصد ہے۔

۱۰۔ داڑھی سنت مؤکدہ ہے اور امور فطرت میں سے ہے۔ اس کا احیاء حب رسول کی پہچان اور اس کی راہ میں رکاوٹوں کو دور کرنا دینی تقاضہ ہے۔

۱۱۔ حدود کا ثبوت قطعی نصوص سے ہے۔ ان کا نفاذ قیام عدل میں بنیادی اہمیت رکھتا ہے اور ان سے ہی صحیح معنوں میں جرائم کی بیخ کنی ہوگی۔

۱۲۔ علماء حق انبیاء کرام کے وارث اور لائق اتباع ہیں۔ تنظیم کے دستور کی دفعہ ۲ کے الفاظ ملاحظہ ہوں۔ تنظیم فکر ولی اللّٰہی کا نصب العین تمام شعبہ ہائے حیات میں دین کے مکمل غلبہ کے ذریعہ رضائے الٰہی کے حصول کے لیے قرآن وسنت کے احکام کے مطابق علماء حق کی رہنمائی میں انفرادی، اجتماعی زندگی کی تعمیر کرنا ہے۔ (علماء حق وہ ہیں جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، آئمہ اربعہ اور سلف صالحین رحمہم اللہ کی نقل کردہ تعبیر دین کے ترجمان ہوں)

ان مندرجہ بالا حقائق کے اثبات کے لیے قرآن وسنت سے دلائل کا تذکرہ آپ جیسے عالم دین کے لیے ضروری نہیں سمجھتا۔ اس لیے ان کو تحریر میں نہیں لایا گیا۔ آخر میں واضح لفظوں میں یہ کہنا ضروری سمجھتا ہوں کہ رسالہ الفاروق میں مذکورہ عقائد ونظریات سے حضرت مولانا شاہ سعید احمد رائے پوری مدظلہ العالی اور تنظیم فکر ولی اللّٰہی کا کبھی کوئی تعلق نہیں رہا اور ان کی طرف سے ان کی نسبت کرنے والے کاذب ومفتری اور ظالم ہیں۔

الا لعنة اللّٰه علیٰ الکاذبین والمفترین. الا لعنة اللّٰه علیٰ الظالمین. الذین یصدون عن سبیل الله ویبغونها عوجا.

مجھے آپ کے جواب کا انتظار رہے گا۔

فقط والسلام

عبد المتین نعمانی

(12-11-2000)

مکتوب بنام مولانا سلیم اللہ خان

محترم جناب مولانا سلیم اللہ خان صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

امید ہے کہ مزاج سلامت ہوں گے۔ آپ کے جامعہ سے جاری ہونے والے رسالہ الفاروق میں حضرت اقدس مولانا شاہ سعید احمد رائے پوری مدظلہ العالی اور ان کی قائم کردہ تنظیم فکر ولی اللّٰہی (پاکستان) کے خلاف بے بنیاد

الزامات پر مبنی ایک مضمون پڑھا۔ ایک دینی رسالہ میں اس طرح کے جھوٹے اور من گھڑت مضمون کا چھپنا نہایت افسوسناک ہے جس سے خانقاہ عالیہ رائے پور سے وابستہ لاکھوں عقیدت مندوں کی دل آزاری ہوئی۔

مضمون نگار اور مضمون شائع کرنے والے حضرات کو چاہیے تھا کہ وہ صاحب معاملہ سے جن سے آپ حضرات بخوبی واقف ہیں۔ تحقیق وتصدیق کیے بغیر محض سنی سنائی باتوں اور جھوٹی گواہیوں کی بنیاد پر برصغیر کی عظیم خانقاہ کے مسند نشین کے خلاف مضمون چھاپنے سے پہلے ان سے ملاقات کر کے یا کم از کم خط وکتابت کے ذریعے ہی آگاہی حاصل کر لیتے۔ قطب وقت کی طرف جھوٹے عقائد کو نسبت کرنا اور ان پر کفر والحاد کا فتویٰ لگانا علماء کرام کے لیے تو کسی صورت روا نہیں۔

آپ کی معلومات کے لیے عرض ہے کہ تنظیم فکر ولی اللّٰہی کا پروگرام کوئی نیا نہیں، یہ اکابرین علمائے حق کی جدوجہد کا تسلسل ہے۔ تنظیم سے وابستہ حضرات کو حضرت امام شاہ ولی اللہؒ، حضرت شاہ عبدالعزیزؒ، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ، حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ، حضرت مولانا عبیداللہ سندھیؒ، حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ، حضرت مولانا حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ، حضرت مولانا محمد میاں اور حضرت مولانا قاری محمد طیب رحمہم اللہ کے افکار، مضامین وکتب پڑھائی جاتی ہیں۔ ہم نے اپنا کوئی لٹریچر تیار کیا ہے نہ ہی اکابر کے لٹریچر کی موجودگی میں کسی لٹریچر کی ضرورت ہے، بلکہ آج تو ضرورت ہی اکابرین حق سے وابستہ کرنے کی ہے۔ تنظیم کے دوستوں نے سینکڑوں نوجوانوں کو حضرات اکابرین کے پروگرام سے واقف کرایا اور شعوری طور پر وابستہ کروایا ہے۔ اس کا اہل حق سے وابستہ کسی دوسری تنظیم یا ادارہ سے کوئی تضاد نہیں بلکہ اس کے کام کے نتائج تمام اہل حق تنظیموں کے حق میں ظاہر ہوں گا۔ ان شاء اللہ۔

تنظیم کی دعوت پر مشتمل کتابچہ ارسال کر رہا ہوں تاکہ آپ حقائق سے آگاہ ہوسکیں۔ ہمارے عقائد الحمد للہ وہی عقائد ہیں جو حضرت شاہ ولی اللہؒ سے لے کر حضرت قاری محمد طیب صاحبؒ تک کی کتب میں مندرج ہیں۔ ان عقائد سے ہمارا کوئی تعلق نہیں جو کہ آپ کے ''الفاروق'' میں منسوب کیے گئے ہیں۔ یہ کسی مفتی ماجن کے خیالات محسوس ہوتے ہیں۔ ابھی آپ کے دستخط کے ساتھ ایک اور مضمون سامنے آیا جس میں تو غیر ذمہ داری کی انتہا کر دی گئی۔ تنظیم کی یہ پالیسی نہیں کہ وہ کسی کے خلاف غلیظ زبان استعمال کرے اور نہ ہی تنظیم کا کوئی ذمہ دار فرد ایسی حرکت کر سکتا ہے۔ ہاں، یہ ممکن ہے کہ چونکہ حضرت رائے پوری مدظلہ العالی کے عقیدت مند پاکستان بھر میں پھیلے ہوئے ہیں اور کئی ایک تنظیم کے نظم سے باہر ہیں، اس لیے ان میں سے کسی نے الفاروق کے ہجویات پڑھ کر شدید جذبات میں آپ کے منصب کا خیال نہ رکھا ہو جس کو آپ سے دستخط لینے والے حضرات بھی پامال کر چکے ہیں۔ حضرت رائے پوری مدظلہ العالی اور تنظیم پر ملحد ہونے اور سبائی ہونے کا الزام کوئی انتہائی کم ظرف شخص ہی لگا سکتا ہے، چہ جائیکہ ایک مدرسہ کے شیخ الحدیث سے اس قسم کی افترا پردازی پر دستخط لیے جائیں۔ تحریر میں سید نفیس شاہ صاحب کا حوالہ دیا گیا ہے۔ کیا انہوں نے بھی اپنی خانقاہ کے مسند نشین کی جانب من گھڑت عقائد منسوب کیے ہیں یا کسی کی بیان کردہ کہانی پر اظہار افسوس کیا ہے؟

تحریر میں یہ شکایت بھی کی گئی ہے کہ تنظیم کے خصوصی اجلاسوں میں کسی کو شرکت کی اجازت نہیں ہوتی۔ سوال یہ ہے کہ کیا وفاق المدارس کی شوریٰ کے اجلاس میں ہر مسلمان یا ہر عالم شریک ہوسکتا ہے؟ بلکہ وفاق کی انتظامیہ تو مجلس شوریٰ

کے اجلاس سے مجلس عمومی کے ارکان علماء کرام کو بھی نکال باہر کرتی ہے۔ تو کیا اس کا یہی مطلب ہے کہ وفاق کی مجلس شوریٰ میں تخریب دین اور پاکستان دشمن طاقتوں سے ساز باز جیسے معاملات طے پاتے ہیں؟ اگر نہیں تو تنظیم کے بارے میں ایسے افسانے گھڑنے کا کیا جواز ہے کہ خصوصی اجلاسوں میں غلط نظریات پڑھائے جاتے ہیں؟ دراصل تنگ نظر افراد اپنے اکابر کے نظریات وافکار سے ناواقف ہیں۔ والناس اعداء لما جھلوا (اور لوگ ان باتوں کے دشمن ہوتے ہیں جن سے وہ واقف نہیں ہوتے) کے اصول کے تحت انہیں اپنے علاوہ سب غلط نظر آتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم اکابرین کی کتابیں استعداد کے مطابق درجہ بدرجہ پڑھتے ہیں۔ جیسے درس نظامی کے درجہ اولیٰ کے طالب علم کو دورہ حدیث کے علوم سمجھ نہیں آتے، اسی طرح اکابر کی کتب سمجھنے کے لیے ابتدائی استعداد ناکافی ہوتی ہے۔ ہمیں استاد محترم حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی تلقین فرمایا کرتے تھے کہ کبھی بھی منبر پر عوام کے سامنے حنفی شافعی دلائل مت بیان کرنا کہ اس سے کئی لوگ دین سے بدظن ہو سکتے ہیں۔ اس لیے درجاتی تعلیمی نظام کا قیام ضروری قرار پاتا ہے۔

منسوب کردہ عقائد کے بارے میں ہماری تحقیقاتی رپورٹ یہ ہے کہ یہ عقائد دراصل آپ کے ایک افغان شاگرد خالد محمود گیان فاضل جامعہ فاروقیہ کے ہیں جو اس نے دوران تعلیم اپنائے اور پھر تنظیم میں ان کو لانے کی کوشش کی جس پر تنظیم نے اس شخص اور اس کے خیالات سے لاتعلقی کا اعلان کر دیا جو صوبہ سرحد کے اخبارات میں شائع بھی ہوا۔ یہ شخص تنظیم کے اعلان لاتعلقی کے بعد تنظیم کی دشمنی پر اتر آیا اور بڑے کہلانے والے حضرات کی سرپرستی میں تنظیم کے خلاف کیچڑ اچھالنے لگا، حالانکہ یہ شخص ان لوگوں کے ساتھ مخلص نہیں جن کے ثبوت محفوظ ہیں۔

آخر میں یہ گزارش ہے کہ بہتر ہوگا کہ آپ حضرات اپنے اشکالات بالمشافہ گفتگو کے ذریعے دور کرنے کی معقول راہ اپنائیں تاکہ دہریہ اور ملحد حلقوں کے سامنے وابستگان دین کی جگ ہنسائی نہ ہو۔ لہٰذا آپ یا آپ کے معتبر نمائندے کوئی وقت مقرر کر کے مرکزی دفتر لاہور یا جیسے باہم اتفاق سے طے ہو، تشریف لائیں تاکہ حقیقت حال واضح ہو سکے۔ اگر آپ اس پر تیار نہ ہوں تو از راہ دیانت اس خط کو اپنے رسالہ الفاروق میں شائع کر دیں تاکہ تصویر کا حقیقی رخ بھی قارئین کے سامنے آ سکے اور وہ خود کسی نتیجہ پر پہنچ سکیں۔ آپ کے جواب کا انتظار رہے گا۔

فقط والسلام

عبد المتین نعمانی

(09-10-2000)

افسوسناک امر یہ ہے کہ تاحال ان دونوں خطوں کا جواب نہیں دیا گیا جس سے حقیقی صورت حال کو سمجھنے میں خاصی مدد ملتی ہے۔

مولانا صاحبزادہ محمود شاہ کا مولانا سلیم اللہ خان کے نام مکتوب

خانقاہ یاسین زائی پنیالہ ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کے مسند نشین اور فاضل دار العلوم دیو بند حضرت مولانا صاحبزادہ محمود

شاہ صاحب نے بھی ماہنامہ الفاروق میں شائع الزامات پر مولانا سلیم اللہ خان کو درج ذیل مکتوب تحریر کیا۔ (اصل مکتوب فارسی میں ہے)۔

محترم المقام برادرم مولانا سلیم اللہ خان صاحب زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ   خیریت طرفین مطلوب

گزشتہ رات تنظیم فکر ولی اللّٰہی (پاکستان) کے بارے میں آپ کا فتویٰ دیکھ کر حیران ہوگیا، اس لیے کہ تنظیم فکر ولی اللّٰہی کے بانی مولانا شاہ سعید احمد رائے پوری صاحب کے میری خانقاہ (خانقاہ یاسین زئی پنیالہ ضلع ڈیرہ اسماعیل خان) کے ساتھ اچھے مراسم ہیں اور کبھی کبھی تشریف بھی لاتے ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا کہ یہ بات کس حد تک صحیح ہے۔ انہوں نے سختی سے انکار کیا اور کہا کہ میں بھی یہ عقائد، کفر کے عقائد سمجھتا ہوں۔ اور جو کوئی بھی میرے ساتھ اس بارے میں بات کرنا چاہے، تمہاری اس خانقاہ میں تمہاری موجودگی میں دلائل سے میرے ساتھ بات کر کے ثابت کرے۔ میں از سرنو اسلام کا کلمہ پڑھ لوں گا۔ میں نے یہی بیان شیخ معز الحق صاحب (شیخ الحدیث دارالعلوم عربیہ ٹل ضلع ہنگو) کو لکھا۔ انہوں نے کفر کا فتویٰ لگایا ہے، لیکن انہوں نے مناظرہ اور بات کرنے سے انکار کیا۔ مولوی امان اللہ صاحب (شیخ الحدیث مدرسہ عربیہ کاہی ضلع ہنگو) کو لکھا، انہوں نے بھی بات کرنے سے انکار کیا۔ مولوی شیر علی شاہ صاحب (شیخ الحدیث دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ) سے کہا، انہوں نے بھی انکار کیا۔ اس بات پر میں حیران ہوں کہ یہ کیا ماجرا ہے کہ یہ لوگ کفر کا حکم لگانے میں تو اس قدر سختی کرتے ہیں لیکن کفر کو ثابت کرنے سے گریز کرتے ہیں۔

جناب! آپ سے بھی عرض کر رہا ہوں کہ کسی پر صرف دعویٰ کرنے سے ثبوتِ دعویٰ نہیں ہو جات جب تک دعویٰ کے لیے دلیل نہ لائی جائے اور دعویٰ بھی کفر کا دعویٰ ہے۔ اس کے لیے دلیل تو ضروری ہے۔ آخر وہ اقوال جن کی وجہ سے آپ نے ان پر کفر کا حکم لگایا ہے، مدلّل انداز میں پیش کیجیے۔ میں بھی آپ کے ساتھ ہوں گا اور میں بھی اس کو بری نظر سے دیکھوں گا، لیکن صرف یہ بات کہ فلاں نے یوں کہا، فلاں نے یوں کہا، اس سے کام نہیں چلے گا۔ ہمارے اسلاف رحمہ اللہ مسلمان پر کفر کا حکم لگانے میں بہت زیادہ محتاط تھے۔ خود حضرت مدنیؒ (شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنیؒ) سے سنا ہے کہ ہمارے اسلاف نے مولانا احمد رضا خان کے گروہ پر کفر کا حکم نہیں لگایا۔ تم لوگوں نے جب کفر کے حکم کا پروپیگنڈہ ہر طرف پھیلا دیا، اب میدان میں آیئے اور اس کو روزِ روشن کی طرح ثابت کیجیے۔ آپ کراچی سے تشریف لائیں اور میں مولانا سعید احمد رائے پوری صاحب کو لے آؤں گا اور میری خانقاہ میں ان کے ساتھ اس بارے میں مدلّل گفتگو کریں۔ اس نیت کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ شاید ان کو ہدایت نصیب فرمائیں اگر وہ گمراہ ہیں یا مجھے غلط فہمی سے نکالیں اگر میں غلط فہمی میں پڑا ہوا ہوں۔ مناظرہ کی نیت سے بات نہ ہو، کیونکہ مناظرہ اللہ تعالیٰ کا قہر ہے جیسا کہ امام غزالیؒ نے فرمایا ہے۔ آخر میں ایک دفعہ پھر عرض کرتا ہوں کہ ان اشتہارات اور اخبارات ورسائل کے ان فتووں سے اسلام کو بدنام کر کے عام مسلمانوں کو حیرانی و پریشانی میں ڈالنا، علماء حق کا یہ کام نہیں ہے۔

والسلام

محمود عفا عنہ خانقاہ یاسین زئی پنیالہ

ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

۱۹ر رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

جوابی لفافہ بھیج رہا ہوں۔ اخلاقاً جواب کا حق رکھتا ہوں۔

مولانا سلیم اللہ خان کا جواب

''۲۰ر رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

از سلیم اللہ خان جامعہ فاروقیہ کراچی

باسمہ تعالیٰ

مکرمی! زید مجدکم

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گزارش یہ ہے کہ دلوں کا حال اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے۔ انسان جو کچھ دیکھتا اور سنتا ہے اسی کے مطابق فیصلہ کرتا ہے۔ آج کل تفرد کا مرض عام ہو گیا ہے۔ علماء حقانی کے نظریات سے تفرد اختیار کرنے والا کوئی شخص بھی حق قرار نہیں دیا جا سکتا۔ پھر وہ امر جو ہر ذی علم اور ہر اہل صلاح کے نزدیک معروف ہو چکا ہو، اس کو بیان بدل کر یا تقیہ کے ذریعے چھپانا دانشمندی نہیں۔ نہ دعوتِ مبارزہ سے یہ مسائل حل ہوتے ہیں اور نہ کبھی ہوئے ہیں۔ بالخصوص اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے لوگ اس کو مفید نہیں سمجھتے۔ باقی آپ کیا سمجھتے ہیں، وہ مجھ پر حجت نہیں اور میں کیا سمجھتا ہوں، وہ آپ پر حجت نہیں۔ ہر ایک کو اللہ پاک سے اپنا معاملہ درست کرنے کی فکر کرنی چاہیے۔''

گویا موصوف اپنے دعویٰ کو اور تفرد کے الزام کو کسی دلیل سے سمجھانے سے معذور ہیں۔ پھر یہ بھی خوب رہی کہ اللہ سے ڈرنے کا دعویٰ کرنے والے دعوتِ مبارزہ کو تو مفید نہیں سمجھتے مگر کفریہ الزامات لگانے کو مفید خیال کرتے ہیں۔ صد افسوس! واضح رہے کہ موصوف نے جواب حضرت صاحبزادہ صاحب کے مکتوب کے حاشیہ میں ہی لکھ کر ارسال کر دیا، حالانکہ موصوف مکتوب الیہ کے مقام سے اچھی طرح آشنا ہیں۔